اسلامی بینک کاری کے تجربات

پروفیسر اوصاف احمد

ایک ابتدائی تجربہ

اسلامی بنک کاری کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا پہلا تجربہ مصر کے ایک چھوٹے سے قصبے میں جس کا نام مِت غمر تھا، ۱۹۶۲ء سے لے کر ۱۹۶۷ء تک کیا گیا۔ اس تجربہ میں اسلامی اقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے جرمنی کے مشہور بچت بینکوں اور دیہی بنک کاری کے اصولوں کو ملا کر، ایک ایسا بنک کاری نظام وضع کرنے کی کوشش کی گئی تھی جو دیہی کاشتکاروں کی مالی ضروریات کو بھی پورا کر سکے، اور اسلامی احکام کی خلاف ورزی بھی نہ کرتا ہو۔[1] مت غمر بنیادی طور پر ایک دیہی علاقہ تھا اور یہاں کے رہنے والے اور کاشتکار، مسلم دنیا کے دوسرے حصّوں کی طرح، شہری علاقوں کے مقابلے میں مذہبی احکامات کے زیادہ پابند تھے۔ چنانچہ وہ اپنی بچت کسی بینک میں اس لئے نہیں جمع کرتے تھے کہ تجارتی بینک سودی بنیادوں پر کام کرتے ہیں۔ مزید براں، دیہی علاقوں میں جدید مالیاتی ادارے یوں بھی موجود نہ تھے۔ ان حالات میں، مت غمر میں اسلامی بینک کاری کا تجربہ کرنے والوں کے سامنے ایک دوہرا کام تھا۔ ایک تو یہ اسلامی بنیادوں پر بنک کاری کا تجربہ کرنا دوسرے عامۃ الناس کو بینک کاری کے اصولوں، اور اس سے ہونے والے فائدوں کی تعلیم دینا۔[2]

---

① Shahrukh R. Khan : Profit and Loss Sharing: an Economic Analysis of an Islamic financial System Ph.D. Dissertation, University of Michigan, 1983 P. 207

② J. Whelers-Scharf : Arab and Islamic Banks: New Business Partners for Developing Countries, Paris, OECD, 1983

چنانچہ اس تجربہ کی اہمیت کو ایک غیر ملکی مبصر نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اجاگر کیا ہے "(مت غمر میں) آبادی کی اکثریت کا کسی مالیاتی ادارے سے کوئی رابطہ یا لین دین نہیں تھا۔ اس کے باعث سرمایہ کی تشکیل (capital formation) میں خلل پڑتا تھا۔ دیہی اور مذہبی ہونے کے ناطے' آبادی کو مغربی طرز کی بینک کاری پر کوئی اعتماد نہیں تھا۔ مزید براں مالیاتی اداروں کی بہت سی شاخیں ان دیہی علاقوں میں دستیاب بھی نہ تھیں کہ یہ آبادی ان سے فائدہ اٹھا سکتی۔ ان کی آمدنی کا ایک معتد بہ حصّہ فوری ضروریات پر خرچ نہیں ہوتا تھا بلکہ سماجی تقریبات اور ناگہانی آفات کا مقابلہ کرنے کے لئے مختص کر دیا جاتا تھا لیکن یہ بچت پیدا آور اصل کاری میں تبدیل نہ ہو پاتی تھی۔ اصل اثاثہ کی شکل میں بچت کو مالیاتی بچت میں تبدیل کرنے کی بنیادی شرط یہ تھی کہ ایسے مالیاتی ادارے وجود میں آئیں جو آبادی کے ایک بڑے حصّہ کے مذہبی اصولوں کی خلاف ورزی نہ کریں۔ صرف اسی صورت میں' آبادی کے اس حصّہ کو اصل کاری کی تشکیل کے عمل سے جوڑا جا سکتا تھا۔[1]

اس طرح دیہی آبادی کو مالیاتی نظام سے جوڑنے کی یہ کوشش "اپنی ترقیاتی ماہیت" کی وجہ سے مزید اہمیت اختیار کر گئی تھی۔[2]

مت غمر پروجیکٹ میں بینک میں تین طرح کے کھاتے کھولے جاتے تھے۔ بچت کھاتے' اصل کاری کھاتے' اور زکوٰۃ کھاتے۔ بچت کھاتوں میں کھاتہ داروں کو کوئی سود نہیں ادا کیا جاتا تھا۔ لیکن ان کو اپنی جمع رقم یا اس کا کچھ حصّہ عندالطلب نکال لینے کا اختیار تھا۔ اسی طرح انہیں پیداواری مقاصد کے لئے بینک سے چھوٹے کم مدّتی' غیر سودی قرضے حاصل کرنے کا بھی حق تھا۔

اصل کاری کھاتوں (Investment Accounts) میں جمع شدہ رقم کو عندالطلب نہیں نکالا جا سکتا تھا گو کہ بعض شروط کے تحت خاص حالات میں

① J. Whelers Schafz. Arab & Islamic Bank. P. 74-...

② R.K. Ready " The Egyptian Municipal Saving Bank Project" International Development Review vol 9 No: 2, 1967 P. 2:

اس کی گنجائش بھی رکھی گئی تھی۔ اس رقم کی اصل کاری نفع میں شرکت کی بنیاد پر کی جاتی تھی اور کھاتہ دار کو سود کے بجائے نفع کا ایک حصہ ادا کیا جاتا تھا۔ زکوٰۃ کھاتے میں وہ رقوم وصول کی جاتی تھیں جن کو زکوٰۃ کے لئے مخصوص کردیا گیا ہو اور اداکنندگان غرباء اور مستحقین میں اس رقم کی تقسیم بینک کے ذریعہ کرانا چاہتے ہوں۔

اسلامی بینک کاری کے مت غمر پروجیکٹ کو غیر متوقع کامیابی حاصل ہوئی ۱۹۶۳ء تا ۱۹۶۶ء بچت کھاتوں کی رقوم ۲۵ ہزار مصری پونڈ سے بڑھکر ایک لاکھ ۲۵ ہزار مصری پونڈ ہوگئیں اسی طرح اصل کاری کھاتے میں جمع شدہ رقم ۲۵ ہزار مصری پونڈ سے مل کر ۷۵ ہزار مصری پونڈ ہوگئی۔[1] یہ بھی ریکارڈ میں ہے کہ "بینک نے ایک محتاط رویہ اپنایا تھا اور پہلے تین سال کے اندر اوسطاً قرض کے لئے دی جانے والی ۶۰ فیصدی درخواستیں نامنظور کردی تھیں۔ ایسے برسوں میں جب فصل اچھی ہو، نادہندگی کا تناسب (Default Ratio) صفر تھا۔"[2]

اس ابتدائی اور شاندار کامیابی کے باوجود اس پروجیکٹ کو سیاسی اسباب کی بناء پر ترک کردیا گیا۔[3] اب تو اس کی اہمیت صرف تاریخی رہ گئی ہے۔ تاہم اس کا یہ امتیاز باقی رہے گا کہ یہ پہلا عملی تجربہ تھا جس کی کامیابی نے یہ ثابت کردیا کہ تجارتی بینک کاری کے اعمال اسلامی اصولوں کا احترام کرتے ہوئے غیر سودی بنیادوں پر بھی انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

ایک بے نظیر مالیاتی ادارہ:

اسلامی بینک کاری کے تاریخی ارتقا کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک ایسے بے نظیر مالیاتی ادارے کا بھی ذکر کیا جانا چاہیے جس کو اسلامی بینک کاری سے متعلق مضامین اور کتابوں میں اکثر نظر انداز کردیا جاتا ہے لیکن جس کی اہمیت، اور پیش روائی اس بات کی متقاضی ہے کہ اس ادارے اور اس کے اعمال کا کماحقہ، مطالعہ اور تجزیہ کیا جائے۔ یہ مالیاتی ادارہ، ملیشیا کا "زیارت کا انصرامی فنڈ اور بورڈ"

---

① T. Whelers – Scharf: Op cit PP. 79-80

② T. Whelers – Scharf. ibid.

③ Shahrukh Rafi Khan, op cit. PP. 205-209

NAYAZ AHMED SHERIFF
24/9, MARAPPA [illegible]
[illegible]

(Philgrims Management Fund and Board.) ہے جس کو "تبونگ حاجی" (Tabung Haji) کے مقبول عام نام سے پکارا جاتا ہے۔

چونکہ اُردو داں طبقہ اس ادارے کے نام اور کام سے بڑی حد تک ناواقف ہے اس لئے یہاں اس ادارے کا نسبتاً تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ اس ادارے کے قیام کے دو خاص سبب تھے۔ اکثر ملیشیائی مسلمان حج پر جانے سے قبل اپنی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ فروخت کر دیتے تھے۔ حج سے واپسی کے بعد یہ لوگ اقتصادی بدحالی کا شکار ہو جاتے تھے اس لئے کسی ایسے ادارے کی ضرورت محسوس ہوئی جو حج کے سفر کے لئے مالیات (Finance) فراہم کر سکے یا جس کے توسط سے لوگ حج کے سفر کے لئے چھوٹی بچت جمع کر سکیں۔ دوسری وجہ ملیشیائی مسلمانوں کی یہ خواہش (جو کہ درحقیقت ہر مسلمان کی خواہش اور ایک شرعی ذمہ داری ہے) کہ حج و زیارت پر خرچ کی جانے والی رقوم پاک ہوں اور ان میں ربا کی آمیزش نہ ہو۔ عام تجارتی بینکوں میں رقوم جمع کر کے اس خواہش کو پورا کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اس لئے اس خواہش نے ایک مخصوص مالیاتی ادارے کے قیام کی ضرورت کو جنم دیا جہاں بچت کی جا سکے اور اس بچت کی اسلامی طریقے پر اصل کاری کی جا سکے کہ اس میں ربا کی آمیزش نہ ہو۔

چنانچہ ان مقاصد کے حصول کے لئے ۱۹۶۳ء میں زائرین بچت کارپوریشن (Pilgrims Saving Corporation) قائم کی گئی جس کو ۱۹۶۹ء میں تبونگ حاجی میں ضم کر دیا گیا۔

ایک مالیاتی ادارے کے طور پر تبونگ حاجی کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

اوّل، مسلمانوں کو ایسے مواقع بہم پہونچانا تاکہ وہ حج کے اخراجات یا اپنے دوسرے منفعت بخش مقاصد کے لئے بچت کر سکیں۔

دوم، مسلمانوں کو ایسے مواقع فراہم کرنا کہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی بچت کی اصل کاری صنعت، تجارت، باغات اور غیر منقولہ جائداد وغیرہ میں کر سکیں

سوم، حج کے سفر کے دوران، تبونگ حاجی کی مختلف سہولیات کے ذریعہ مسلمانوں کی حفاظت اور بہبود کے لئے خدمات کی فراہمی۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے بورڈ (تبونگ حاجی) کو ایسے اختیارات دیئے گئے ہیں جن کے تحت وہ اپنی شاخوں یا دوسری ایجنسیوں مثلاً ڈاک خانوں کے ذریعہ بچت اکھٹی کرکے اور کھاتہ داروں کی بچت کی اصل کاری اسلامی اصولوں سے مطابقت رکھتے ہوتے" کرے۔

تبونگ حاجی کی ابتدا ۱۹۶۳ء میں ۱۲۸۱ کھاتہ داروں سے ہوئی جنھوں نے مختلف کھاتوں میں ۴۶ ہزار چھ سو ملائشین ڈالر جمع کئے تھے ۱۹۸۵ء کے اواخر تک پورے ملک میں تبونگ حاجی کی ۶۵ شاخیں پھیل چکی تھیں کھاتہ داروں کی تعداد بڑھ کر ۸ لاکھ ۶۷ ہزار ۲۲۰ ہو چکی تھی اور کھاتوں میں کل جمع دس ارب (ایک بلین) ملائشین ڈالر سے تجاوز کر گئی تھی۔ (1) تبونگ حاجی کے مالی معاملات کی دیکھ بھال شعبۂ مالیات و اصل کاری کے سپرد ہے جو خود چھ حصوں (یا ڈویژنوں) پر مشتمل ہے: مالیات، بچت، تمسکات، آراضی و عمارات، انصرام جائداد اور کمپیوٹر۔ تبونگ حاجی نے ۵ ذیلی کمپنیاں (Subsidiary Companies) بھی قائم کی ہیں جن کا تعلق باغات (Plantation) زائرین کے نقل و حمل، تعمیرات، مکانات اور انصرام جائداد سے ہے۔

مالی وسائل کے انصرام میں تبونگ حاجی ایک بچت اور اصل کاری ادارے (Saving & Investment Organization) کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس کے اعمال کی بنیاد الوکالۃ المطلقہ (مطلق وکالت) یا (Absolute Power of attorney) کا اصول ہے جس کے تحت کھاتہ دار تبونگ حاجی کو اس بات کا اختیار دیتا ہے کہ وہ اس کی جمع رقوم کو اصل کاری کے مقاصد کی خاطر استعمال کرے۔ تبونگ حاجی نے جمع رقوم حاصل کرنے اور جمع کو فروغ دینے

(1) Proceedings of the workshop on the Organization and managment of the Pilgrims managment and fund board of Malaysia, Islamic recearch and training Institute, Jeddah, 1987 P.3
(Also see the notes on the next Page).

(Deposit Mobiliz-ation) کے لئے مختلف طریقے اختیار کیے ہیں یہ جمع رقوم براہ راست قبول کرتا ہے۔ رقوم تبونگ حاجی کی مختلف شاخوں اور ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ڈاک خانوں کے ذریعہ بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اسی طرح تبونگ حاجی کے لئے جمع کی رقم تنخواہ میں سے براہ راست وضع کرائی جا سکتی ہے۔ بچوں کے لئے مختلف بچت اسکیمیں بھی جاری کی گئی ہیں۔ فنڈ میں جمع کی گئی رقوم کو سو فیصد واپس لیا جا سکتا ہے لیکن رقم چھ ماہ میں صرف ایک بار ہی نکالی جا سکتی ہے۔ جو لوگ کسی سال میں حج کا سفر کرنے کے لئے اپنا رجسٹریشن کرا لیتے ہیں ان کو اس سال، رقم نکالنے کا اختیار نہیں دیا جاتا۔(1)

اسلامی اصولوں کے مطابق اصل کاری کرنے کے لئے تبونگ حاجی مضاربت مشارکت اور اجارہ کا استعمال کرتا ہے۔ اس بات کی یقین دہانی کے لئے کہ تبونگ حاجی کے ذریعہ کی جانے والی اصل کاری میں اسلامی اصولوں کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی جاری ہے، تبونگ حاجی، ملیشیا کی قومی فتاویٰ کمیٹی سے استفادہ کیا کرتا تھا لیکن بینک اسلام ملیشیا کے قیام کے بعد سے اس بینک سے متعلقہ شریعت بورڈ سے مشورہ کیا جاتا ہے۔(2)

تبونگ حاجی کی اصل کاری کی چار خاص شکلیں ہیں: تجارتی حصص میں اصل کاری، ذیلی کمپنیوں میں اصل کاری، آراضی اور عمارات اور کم مدتی اصل کاری۔(3) تبونگ حاجی کی کل آمدنی میں سے اخراجاتِ عمل (Operating Expenses) وضع کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بقیہ نفع کھاتہ داروں کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ عام طور سے منافع کی تقسیم کی شرح ۸ سے ۸½ فی صدی تک رہی ہے۔(4)

متن میں دیئے گئے اعداد و شمار مندرجہ بالا ماخذ سے لئے گئے ہیں۔ اس سے تازہ ترین اعداد و شمار دستیاب نہیں ہو سکے۔ تاہم تبونگ حاجی کے موضوع پر مندرجہ بالا کتاب معلومات کا واحد ذریعہ ہے۔

(1) Proceedings of the Workshop on the Organization & Management of the Pilgrims Management & Fund board of Malysia. PP 22, 23

(2) Ibid P 54. (3) Ibid P 88. (4) Ibid P 94

گو کہ تبونگ حاجی کلاسیکی معنوں میں ایک بینک نہیں ہے لیکن اس کی کارکردگی کا انداز اسلامی بینک سے بڑی مشابہت رکھتا ہے۔ یہ دو ایسے اہم اعمال انجام دیتا ہے جو اسلامی بینکوں نے اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ یعنی جمع قبول کرنا اور اصل کاری کرنا۔

تبونگ حاجی اس بات کی بہت اچھی مثال ہے کہ خصوصی مہارت والے مالیاتی ادارے کس طرح اسلامی اصولوں سے مطابقت رکھتے ہوئے کامیابی سے چلائے جا سکتے ہیں۔

اسلامی بینکوں کا قیام :

اسلامی بینک کاری کے دیہی تجربہ کے بعد جس کا ذکر اوپر ہو چکا، شہری علاقوں میں پہلا اسلامی بینک بھی مصر میں قائم ہوا۔ قاہرہ میں ناصر اجتماعی بینک (Nasser Social Bank, Cairo) کا قیام ۱۹۷۱ء میں عمل میں آیا اور اس نے ۱۹۷۲ء میں اپنے عملیات کا آغاز کیا۔ ناصر اجتماعی بینک ایک عوامی ادارہ ہے جسے خود مختار حیثیت حاصل ہے اس کا مقصد بنیادی طور پر بعض اجتماعی اور معاشرتی مقاصد کا حصول ہے مثلاً چھوٹے پروجیکٹوں کے لئے نفع میں شرکت کی بنیاد پر غیر سودی قرض دینا، فقراء اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا، غریب اور ضرورت مند طلباء کو یونیورسٹی کی سطح اور اعلیٰ تعلیم کے لئے قرض اور وظائف دینا۔ ان سماجی اغراض کی وجہ سے ناصر اجتماعی بینک کو ۱۹۵۷ء کے بینک کاری قانون سے مستثنیٰ قرار دیا گیا پہلے تو یہ بینک وزارت خزانہ کے تحت کام کرتا تھا لیکن اب اسے وزارت برائے معاشرتی امور و تامین کے تحت کر دیا گیا ہے۔ بینک کا سرمایہ، ملک کے غیر میزانیہ وسائل میں (Non Budgetary Resources) سے صدر جمہوریہ مختص کرتے ہیں مزید براں، ملک کے قومی میزانیہ اور وزارت اوقاف کے میزانیہ میں بھی بینک کا حصہ ہوتا ہے۔

اس کے بعد ۱۹۷۵ء میں دبئ اسلامی بینک کا قیام عمل میں آیا جو ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے۔ اس بینک کا صدر دفتر دُبئ میں ہے اور اس کا سرمایہ ۵۰ ملین درہم ہے۔ حکومت دُبئ اور حکومت کویت نے سرمایہ میں بالترتیب ۲۰ فیصدی اور ۱۰ فیصدی کے حساب سے شرکت کی ہے۔ اس وقت سے دنیا کے مختلف حصوں میں اسلامی بینک قائم

کیے گئے ہیں اور کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔

ملکیت کے اعتبار سے اسلامی بینک کاری ایک پیچیدہ صورتِ حال پیش کرتی ہے۔ اسلامی بینک کاری ادارے تین طرح کے ہیں۔ ان میں امتیاز کرنا مفید ہوگا۔: اسلامی تجارتی بینک جو نجی زمرے میں کام کرتے ہیں۔ اسلامی تجارتی بینک جو عوامی زمرۂ کار میں آتے ہیں اور بین الاقوامی اسلامی مالیاتی ادارے۔

پاکستان اور ایران میں تجارتی بینک اسلامی خطوط پر کام کرتے ہیں لیکن دونوں جگہ یہ عوامی زمرۂ کار میں ہیں۔[1]

مشرق وسطیٰ اور بعض دوسرے علاقوں میں کام کرنے والے بینک عوامی لمیٹڈ کمپنیوں (Public Limited Companies) کی حیثیت سے نجی زمرۂ کار میں کام کرتے ہیں۔ اسلامی ترقیاتی بینک ۴۵ ممبر ممالک کا بین الاقوامی مالیاتی ادارہ ہے جس میں ممبر ممالک حصّہ داروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

نجی زمرۂ کار میں کام کرنے والے اسلامی بینکوں میں سے بعض کا تعلق ہولڈنگ کمپنیوں سے ہے۔[2] فی الحال دو بڑی ہولڈنگ کمپنیاں اسلامی مالیات کے میدان میں کام کر رہی ہیں۔ ان میں سے ایک دارالمال الاسلامی ہے جو D.M.I کے نام سے بھی مشہور ہے۔ دوسری البرکہ گروپ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ ایک ہولڈنگ کمپنی

---

(1) ایران میں نجی زمرۂ کار کے تمام بینکوں کو ۸ جون ۱۹۷۹ء کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا تھا۔ (See S.H. Amin: Islamic Banking and Finance: The experience of Iran 1986, Tehran, Vahid publications, P. 41) پاکستان میں ۵ بڑے بینک جو بینک کاری زمرے کا معتدبہ حصہ ہیں۔ اسلامی بینک کاری کی شروعات سے قبل ہی قومی ملکیت میں لئے جا چکے تھے۔

(2) ہولڈنگ کمپنی سے مراد ایک ایسی بڑی کمپنی ہے جو اپنے اور دوسرے کے وسائل سے بہت سی ذیلی کمپنیاں (Subsidiary Companies) قائم کر سکتی ہے اور ان کا انتظام و انصرام کرتی ہے۔

کے طور پر دارالمال الاسلامی بھاما کے قوانین کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ اس کا منظور شدہ راس المال (Authorized Capital) ایک بلین (دس ارب) امریکی ڈالر ہے۔ جس کو برابر مالیت کے دس کروڑ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس طرح اس کے ایک حصہ کی مساوی قیمت (Par Value) سو (۱۰۰) امریکی ڈالر کے برابر ہے۔① اس وقت دارالمال الاسلامی ۲۲ مختلف اداروں کے ذریعہ ۱۴ ملکوں میں کام رہا ہے۔ ان اداروں میں اسلامی بینک، اسلامی کمپنیاں برائے اصل کاری (Islamic Investment Companies) اور اسلامی بیمہ کمپنیاں شامل ہیں۔② البرکہ گروپ کا قیام ۱۹۸۲ء میں عمل میں آیا اس گروپ کے تحت ۱۲ ذیلی کمپنیاں ہیں اور اس کے ساتھ دوسرے اداروں میں بھی اس کے حصص ہیں۔③ مزید براں خلیج

---

① دارالمال الاسلامی کی قائم کردہ اہم ذیلی کمپنیاں درج ذیل ہیں: (۱) اسلامک انوسٹمنٹ کمپنی آف دی گلف (شارجہ) (۲) اسلامک انوسٹمنٹ کمپنی آف دی گلف (بحرین) (۳) فیصل اسلامی بینک بحرین (۴) فیصل اسلامی بینک نائیجر (۵) فیصل اسلامی بینک، سینیگال (۶) فیصل اسلامی بینک و ٹرسٹ، بھاما۔ (۷) اسلامک انوسٹمنٹ کمپنی، نائیجر (۸) اسلامک انشورنس کمپنی، بحرین (۹) اسلامک انشورنس کمپنی، لکسمبرگ۔ (۱۰) اسلامک انشورنس، ری انشورنس کمپنی، بھاما (۱۱) دارالمال الاسلامی، جنیوا (۱۲) شریعت انوسٹمنٹ سروسز، جنیوا (۱۳) ڈی ایم آئی انوسٹمنٹ سروسز، جرسی۔

ان کے علاوہ دارالمال الاسلامی، مختلف بینکوں میں قائم شدہ فیصل بینکوں میں معتد بہ حصص رکھتی ہے جیسے فیصل اسلامی بینک سوڈان، فیصل اسلامک بینک مصر اور فنانس انسٹی ٹیوشن استنبول یہ بینک خود مختار اداروں کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور ان کے حسابات، نگراں کمپنی کے حسابات میں ضم نہیں کئے جاتے۔

② دلیل دارالمال الاسلامی (عربی)

③ البرکہ گروپ کی کمپنیوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں (۱) البرکہ انوسٹمنٹ اینڈ ڈیولپمنٹ کمپنی سعودی عرب، (۲) بیت التمویل السعودی التونسی، تونس، (۳) البرکہ انٹرنیشنل لمیٹڈ، لندن (۴) البرکہ انٹرنیشنل بینک لمیٹڈ انگلینڈ (۵) البرکہ ٹرکش فنانس ہاؤس، ترکی، (۶) البرکہ اسلامک انوسٹمنٹ بینک بحرین (۷) البرکہ بینک سوڈان (۸) عربین تھائی انٹرنیشنل کمپنی، تھائی لینڈ (۹) البرکہ اسلامک بینک موریطانیہ، (۱۰) البرکہ اسلامک بینک، بنگلادیش (۱۱) البرکہ بینک کارپ ٹیکساس، امریکا، (۱۲) البرکہ بینک کارپ کیلی فورنیا امریکہ

ان کے علاوہ البرکہ گروپ کے معتد بہ حصص مندرجہ ذیل اسلامی مالیاتی اداروں میں ہیں: اردن اسلامی بینک، اسلامک فنانس ہاؤس (لکسمبرگ)، اسلامی بینک انٹرنیشنل۔ ڈنمارک۔

یں بعض ایسے اسلامی بینک ہیں جن کا تعلق ان میں سے کسی بینک سے نہیں ہے۔ مثلاً دبئی اسلامی بینک، قطر اسلامی بینک اور کویت فنانس ہاؤس۔ بعض اسلامی ممالک میں وہاں کی حکومتوں نے اسلامی بینک قائم کرنے میں سرگرم حمایت دکھائی ہے جیسے بنگلہ دیش اسلامی بینک اور بینک اسلام ملیشیا۔ اسلامی بینک بعض ایسے ملکوں میں بھی کام کر رہے ہیں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں جیسے فلپائن امانہ بینک ڈنمارک میں اسلامی بینک انٹرنیشنل اور لکسمبرگ میں اسلامی فنانس ہاؤس، سعودی عرب میں الراجحی بینکنگ اینڈ انوسٹمنٹ کارپوریشن ARABIC کے ایک اسلامی انوسٹمنٹ کمپنی کے طور پر کام کر رہی ہے۔

اسلامی بینکوں کے کاروباری اعمال

اسلامی بینک، عام تجارتی بینکوں کی طرح افراد اور اداروں سے مالی وسائل وصول کرتے ہیں اور ان کو ان کاروباری اداروں کے حوالے کرتے ہیں جن کو اپنے پیداآوری اعمال کے دوران، بیرونی مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح اسلامی بینک بھی مالیاتی ثالثی کا وہی عمل انجام دیتے ہیں جن کے لئے تجارتی بینک ممتاز ہیں اسلامی بینکوں اور سودی بنیاد پر کام کرنے والے عام تجارتی بینکوں کے درمیان فرق اس بنیاد پر کیا جائے گا کہ مذکورہ بالا دونوں ادارے مالیاتی اعمال کس طرح انجام دیتے ہیں یعنی وہ وسائل کس طرح حاصل کرتے ہیں اور ان کا استعمال کس طرح کرتے ہیں۔ اس لئے مالی وسائل کے ذرائع اور استعمال ذیل میں علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔

(الف) اسلامی بینکوں میں مالی وسائل کے ذرائع — Sources of funds in Islamic Banks:

یہ تو عام طور پر معروف ہے کہ سودی بنیادوں پر کام کرنے والے تجارتی بینک، عام پبلک سے مختلف طرح کی جمع (deposit) حاصل کرتے ہیں جن کی مدت بلوغت (Maturity Period) مختلف ہوتی ہے۔ تجارتی بینک، مختلف

مدّت بلوغت والی جمع رقوم پر مختلف شرحوں سے سود ادا کرتے ہیں۔ اسلامی بینکوں میں مالی وسائل مندرجہ ذیل طریقوں سے مہیّا کیے جاتے ہیں۔

۱۔ جاری کھاتے / یا چالو کھاتے: Current Accounts

عام تجارتی بینکوں کی طرح اسلامی بینک بھی جاری کھاتے یا چالو کھاتے (Current Account) کھولتے ہیں۔ ان کھاتوں میں وہ رقوم جمع کی جاتی ہیں جن کو "عندالطلب جمع" (Demand deposits) کہا جاتا ہے' یعنی بینک کو اطلاع دیئے بغیر' کھاتہ دار اپنی ضرورت کے مطابق' رقم نکال سکتا ہے' بینک اس بات کی گارنٹی دیتا ہے کہ وہ عندالطلب کھاتہ دار کو ادائیگی کرے گا۔ جہاں تک جاری کھاتوں کا تعلق ہے عام تجارتی بینکوں اور اسلامی بینکوں میں زیادہ فرق نہیں ہے' تاہم' معاصر اسلامی بینکوں میں جاری کھاتے جس طرح کھولے جاتے ہیں اور کام کرتے ہیں اس کو مندرجہ ذیل خصوصیات کے ذریعہ بیان کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ اسلامی بینکوں میں جاری کھاتے افراد یا کمپنیوں کے ذریعہ کھولے جاسکتے ہیں۔ کھاتے ملکی کرنسی' یا غیر ملکی کرنسی میں کھولے جاسکتے ہیں اگر بینک غیر ملکی زر مبادلہ میں کام کرنے کا مجاز ہو۔

۲۔ اسلامی بینک اس بات کی گارنٹی دیتے ہیں کہ کھاتہ داروں کو ان کھاتوں میں جمع رقوم عندالطلب نکالنے کا حق ہوگا اس لئے کھاتہ داروں کو منافع کا کوئی حصّہ یا کسی قسم کا دوسرا منافع ادا نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ کھاتہ دار بینک کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنی ذمّہ داری پر ان رقوم کو عارضی مدت کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔ اس طرح کے اعمال سے جو فائدہ ہوگا وہ بینک کا حق ہوگا اور کھاتہ داروں کو اس میں سے کوئی حصّہ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر نقصان ہوا تو بینک خود اس نقصان کو برداشت کرے گا۔

۴۔ ان کھاتوں میں رقم جمع کرنے اور نکالنے پر کسی قسم کی شروط عائد نہیں کی جائیں گی۔

۵۔ کھاتہ داروں کو چیک جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔

یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسلامی بینکوں میں جاری کھاتوں کے سلسلے میں دو نقطۂ ہائے نظر ابھر کر سامنے آئے ہیں، ان میں سے ایک نقطۂ نظر تو یہ ہے کہ جاری کھاتوں میں جمع رقوم کو " امانت " سمجھا جائے۔ اس نقطۂ نظر کو اردنی اسلامی بینک (Jordan Islamic Bank) نے اپنایا ہے چنانچہ اس بینک میں "جاری کھاتوں" کو امانت کھاتے (Trust Account) کا نام دیا گیا ہے۔

دوسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ عندالطلب جمع کو "قرض حسن" سمجھا جائے۔ یہ نقطۂ نظر ایران میں کام کرنے والے اسلامی بینکوں نے اپنایا ہے۔ چنانچہ ایران میں جاری کھاتے "قرض حسن جاری کھاتے" کے نام سے موسوم کئے گئے ہیں۔[1] اس نقطۂ نظر کے مطابق جاری کھاتوں میں جمع رقوم کھاتہ داروں کی جانب سے بینک کو دیا گیا بلا سودی قرض ہے۔ اس طرح بینک ان رقوم کو اپنی ذمہ داری پر اپنی صوابدید کے مطابق استعمال کر سکتا ہے۔ کھاتہ داروں کو کسی قسم کا معاوضہ نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی اس کے استعمال کے لئے کھاتہ داروں کی کسی خاص اجازت کی ضرورت ہے کیونکہ قرض حسن کی صورت میں قرض دار کو قرض خواہ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ مقروضہ رقم کو کس طرح استعمال کرے۔ اسے صرف اصل رقم واپس کرنے کی ذمّہ داری لینی ہوتی ہے۔ چنانچہ اس صورت میں یہ شرط پوری ہو جاتی ہے کیونکہ اسلامی بینک جاری کھاتوں میں جمع شدہ رقوم واپس کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں۔

پاکستان، سوڈان اور دوسرے ممالک کے ریدی بینکوں میں بھی عندالطلب جمع کو قرض کے طور پر ہی تسلیم کیا جاتا ہے۔

۲۔ بچت کھاتے : Saving Accounts

عام تجارتی بینکوں کی طرح اسلامی بینک بچت کھاتے (Saving-Accounts) بھی کھولتے ہیں لیکن ان کا طریقہ سودی بینکوں سے مختلف ہے اسلامی بینک کاری کے مختلف تجربوں میں بچت کھاتے کھولنے کے چار مختلف طریقے

(۱) بینک مرکزی ایران : سالانہ رپورٹ (انگریزی) ۱۹۸۴ء

ابھر کر سامنے آئے ہیں۔
(الف) بچت جمع (Saving Deposite) کو الودائع (یا ودیعت) کے اصول پر قبول کیا جائے۔ کھاتہ داروں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بینک کو ان رقوم کو اپنی ذمہ داری پر استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ اس کے ساتھ ہی بینک ان رقوم کی پوری ادائیگی کی گارنٹی دیتا ہے۔ بینک اگر چاہے تو کھاتہ داروں کو رضاکارانہ طور پر اپنے منافع میں شریک کر سکتا ہے۔ یہ طریقہ اسلامی بینک ملیشیا میں اپنایا گیا ہے۔
(ب) بچت جمع کو اصل کاری کی اجازت کے ساتھ قبول کیا جائے اور ایک خاص مدت کے دوران جس میں کھاتہ دار کی کم سے کم جمع رقم رہی ہو اس رقم اور مدت کے لئے منافع میں شرکت کی جائے جس کا تناسب پہلے سے طے کر لیا گیا ہو۔
(ج) بچت جمع کو کھاتہ داروں کی جانب سے بینک کو دیا گیا قرض حسن متصور کیا جائے اور بینک اپنی صوابدید پر انھیں مالی یا غیر مالی سہولتوں یا منافع سے بہرہ مند کرے۔
(د) بچت جمع کو ایک مشترکہ فنڈ میں ڈال دیا جائے جس کو اصل کاری کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ عام طور پر کھاتہ داروں کو اس کھاتے سے بغیر اطلاع رقوم نکالنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن جس مدت کے لئے انھوں نے رقم نکالی ہو، وہ منافع میں شرکت کے حقدار نہیں ہوتے۔
اسلامی بینکوں میں بچت کھاتے کھولنے کے مذکورہ بالا چاروں طریقے رائج ہیں۔ مثلاً بحرین اسلامی بینک میں ان کھاتوں کو "اصل کاری کی اجازت کے ساتھ بچت کھاتے" Saving Accounts with Authorization to Invest کہا جاتا ہے۔ کھاتہ دار بینک میں اپنی رقوم جمع کرتے وقت بینک کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق ان کی اصل کاری کرے۔ منافع میں شرکت اس کم سے کم رقم کی بنیاد پر کی جائے گی جو مستقل ایک ماہ تک بینک کی تحویل میں رہے۔[1]

---

(1) Dubai Islamic bank: A General Introduction to its Objectives, Activities, and Investments. Dubai, ond. P.6

ایران کے اسلامی بینک بچت کھاتوں کو "قرض حسن کھاتوں" میں شامل کرتے ہیں اور اس میں جمع شدہ رقوم کو "قرض حسن جمع" قرار دیتے ہیں۔ جہاں تک بچت کھاتوں کو چلانے کا سوال ہے ان میں جمع کرنے اور رقوم نکالنے کا طریقہ تقریباً وہی رکھا گیا ہے جو بینک کاری کا روایتی طریقہ ہے حالانکہ نظریاتی طور پر "قرض حسن جمع" میں رقوم کسی منافع کی حقدار نہیں ہوتیں لیکن ایران میں تجارتی بینکوں نے جمع میں افزائش کے لئے مختلف طریقے اپنائے ہیں تاکہ عوام الناس کو بینکوں کی جانب راغب کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ کھاتہ داروں کو کوئی نقد یا جنس میں انعام نہ دیا جائے جو پہلے سے مقرر ہو تاہم ان کو بعض کمیشن اور فیس کی ادائیگی سے مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے یا چھوٹ دی جاسکتی ہے مثلاً ڈرافٹ بنوانے کی فیس مزید براں مستقل کھاتہ داروں کو بینک کاری کی سہولیات فراہم کرانے میں ترجیح دی جاسکتی ہے۔[1]

اردنی اسلامی بینک نے بچت کھاتوں کے لئے ایک دوسرا ہی راستہ اختیار کیا ہے۔ یہ اسلامی بینک بچت کھاتوں کو ایک مشترکہ اصل کاری فنڈ میں شامل کرتا ہے۔ جو مشترکہ اصل کاری کھاتہ کہلاتا ہے اس کی وضاحت اصل کاری کھاتوں (Investment Accounts) کے ضمن میں کی جائیگی۔

۳۔ اصل کاری کھاتہ:

اسلامی بینکوں کو اصل کاری (Investment) کے لئے جو رقوم موصول ہوتی ہیں ان کے لئے علیحدہ اصل کاری کھاتہ کھولا جاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عوام کے پاس جو آمدنی خرچ ہونے سے بچ جاتی ہے اور جس کی ان کو مستقبل قریب میں ضرورت ہونے کی توقع نہیں۔ اس کو وہ بینکوں کے پاس جمع کر دیتے ہیں تاکہ اصل رقم محفوظ رہے اور کچھ آمدنی کی صورت بھی رہے۔ سودی نظام بنک کاری میں طویل مدتی کھاتے (Term deposits) اسی مقصد سے چلائے جاتے ہیں۔ اسلامی بینک کاری میں اصل کاری کھاتے، سودی نظام کے طویل مدتی کھاتوں کا بدل ہیں۔ ان کھاتوں کو نفع و نقصان میں شراکت کھاتہ (Profit and Loss Sharing account)

(۱) بنک مرکزی ایران: حوالہ سابق۔

یا حصہ داری کھاتہ (Participatory Account) بھی کہا جاتا ہے۔

ان دونوں طرح کے کھاتوں میں کئی اہم فرق ہیں اوّل اور سب سے اہم فرق تو یہی ہے کہ طویل مدتی کھاتے' تجارتی بینکوں میں سود کی بنیاد پر چلائے جاتے ہیں جبکہ اصل کاری کھاتے نفع نقصان میں شرکت کی بنیاد پر چلائے جاتے ہیں کھاتہ داروں کو ان کی جمع پر ایک پہلے سے مقرر شدہ شرح سود دینے کے بجائے اسلامی بینک اپنے اصل کار کھاتہ داروں کو صرف وہ تناسب بتائے گا جس میں وہ ان کے ساتھ نفع میں شرکت کرے گا ان میں سے ہر کھاتہ دار کو فی الحقیقت کتنا نفع ملے گا۔ یہ سب اس پر منحصر ہو گا کہ بینک کے اپنے تجارتی اور اصل کاری اعمال کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؛ دوسرا اہم فرق یہ ہے کہ طویل مدتی کھاتوں میں صرف ان کی مدت کی بنیاد پر فرق کیا جاتا ہے جب کہ اصل کاری کھاتوں میں مدت اور مقاصد دونوں کی بنیاد پر فرق کیا جاسکتا ہے کیونکہ اصل کاری کھاتوں میں بینک کو اس بات کی بھی ہدایت دینا ممکن ہے کہ اس کو دی جانے والی رقم کسی مخصوص پروجیکٹ یا کسی مخصوص تجارت میں ہی لگائی جائے۔

اصل کاری کھاتوں کی امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(الف) اصل کاری کھاتے افراد' کمپنیوں یا اداروں کی جانب سے کھولے جاسکتے ہیں یہ ملکی کرنسی یا غیر ملکی کرنسی میں بھی کھولے جا سکتے ہیں بشرطیکہ بینک کو غیر ملکی زر مبادلہ میں اعمال انجام دینے کی اجازت حاصل ہو۔

(ب) کھاتہ داروں کو کوئی سود نہیں دیا جاتا اس کی جگہ وہ نفع نقصان میں شرکت کرتے ہیں۔ کھاتہ داروں کو اس منافع میں سے ایک حصّہ دیا جاتا ہے جو فی الحقیقت بینک کو اپنے تجارتی اور اصل کاری اعمال سے ہو' اس کے لئے وہ شرح جس کے مطابق منافع تقسیم ہو گا پہلے سے مقرر شدہ ہوتی ہے۔ نفع کی تقسیم اس بنیاد پر کی جائے گی کہ جمع رقم کتنی ہے اور وہ کتنی مدت کے لئے بینک کی تحویل میں رہی ہے۔ منافع معلوم کرنے کے لئے جمع شدہ رقم کو مدّت سے ضرب دے دیا جاتا ہے پھر کل نفع کو تمام کھاتہ داروں میں اس حاصل ضرب کی مناسبت سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

NAZ ... STED SURF...

(ج) عام طور پر کھاتہ داروں کو اس قسم کے کھاتہ سے رقم نکالنے کا اختیار نہیں ہوتا لیکن غیر معمولی حالت میں کھاتہ دار بینک کو ایک خاص مدّت کا نوٹس (عموماً ہفتہ یا دو ہفتہ) دے کر رقم نکال سکتے ہیں لیکن اس حالت میں ان کو نکالی گئی رقم کا منافع نہیں دیا جائے گا۔

(د) عام طور پر بینک اصل کاری کھاتہ کھولنے اور چلانے کے لئے کسی کم از کم رقم کا تعین کر دیتے ہیں۔

(ھ) زیادہ تر اسلامی بینک اصل کاری کھاتہ داروں کو اصل کاری سرٹیفکٹ (Investment certificates) بھی جاری کرتے ہیں جن میں جمع شدہ رقم اور نفع میں شرکت کے بارے میں شرائط مذکور ہوتی ہیں۔

اپنی مخصوص ضروریات کے پیش نظر مختلف اسلامی بینک اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ اصل کاری جمع کی مختلف اسکیمیں وضع کی جاسکیں تاکہ مختلف اصل کاروں (Investors) کی ضروریات اور ترجیحات کا لحاظ کیا جاسکے۔ ان میں سے بعض اسکیموں کا مختصر تعارف یہاں پیش کیا جائے گا لیکن یہ تصریح ضروری ہے کہ ان میں سے بیشتر اسکیمیں بعض خاص اسلامی بینکوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ کسی خاص اسلامی بینک میں یہ تمام اسکیمیں موجود نہ ہوں۔

۴۔ مشترکہ اصل کاری کھاتہ / عام اصل کاری کھاتہ

عام طور پر اسلامی بینکوں کا طریق کار یہ ہے کہ طویل مدتی جمع کے متبادل کے طور پر وہ ایک اصل کاری فنڈ (Investment Funds) قائم کرتے ہیں جس کے مالی وسائل بینک کے اصل کاری اعمال (Investment Operations) میں کام آتے ہیں۔ اس فنڈ میں مختلف میعادوں کے اصل کاری کھاتے جمع کروائے جاتے ہیں۔ مالی وسائل کسی خاص اصل کاری مشروع سے جڑے نہیں ہوتے بلکہ ان کا استعمال بینک کے مختلف النوع اصل کاری اعمال میں کیا جاتا ہے سال کے آخر میں اصل کاری کے اعمال سے ہونے والی کل آمدنی کا حساب لگایا جاتا ہے اور اخراجات وغیرہ نکال کر خالص منافع کھاتہ داروں میں ان کی رقم اور مدّت کے اعتبار

سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ "عامل" کی حیثیت سے بینک کے حصہ کی منافع کی رقم خالص منافع میں سے پہلے ہی منہا کر لی جاتی ہے۔

اس کا ایک دوسرا طریقہ مشترکہ اصل کاری کھاتہ کا اجراء ہے۔ اردنی اسلامی بینک نے اس کھاتے کی تعریف اس طرح کی ہے "اس کھاتے میں ان لوگوں کی نقد رقوم وصول کی جائیں گی جو بینک کے بین سطحی اور مسلسل جاری اصل کاری اور سرمایہ کاری کے اعمال میں شرکت کرنا چاہتے ہوں۔ کھاتے میں جمع رقوم کو پہلے سے طے شدہ شرائط کے مطابق 'فی الحقیقت حاصل شدہ منافع کا ایک حصہ دیا جائے گا۔'(۱)

مزید براں' اردنی اسلامی بینک پر لاگو قانون کی شق ۱۳ (الف) کے مطابق اصل کاری کھاتوں میں جمع ہونے والی رقوم کو بینک کے کل مالی وسائل کا جزء تصور کیا جاتا ہے تاکہ ان کو سرمایہ کاری کے اعمال میں استعمال کیا جا سکے۔ ان کھاتوں کو مشترکہ اصل کاری کھاتے کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔(۲) پھر ان مشترکہ اصل کاری کھاتوں کو تین قسموں میں بانٹا گیا ہے: بچت کھاتے' اطلاعی کھاتے (Notice Account) اور خاص مدتی کھاتے (Fixed Term Account) یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مشترکہ اصل کاری کھاتوں میں جمع رقوم کی سرمایہ کاری سے ہونے والی آمدنی کا حساب کتاب بینک کے دوسرے اعمال سے ہونے والی آمدنی کے حساب کتاب سے علیحدہ رکھا جاتا ہے۔(۳)

۵۔ محدود مدتی اصل کاری کھاتے (Limited Period Investment Account)

ان کھاتوں کا تجربہ کویت فنانس ہاؤس (بیت التمویل الکویتی) اور بحرین اسلامی بینک کے ذریعہ کیا جا رہا ہے ان کھاتوں میں جمع رقوم ایک مخصوص اور محدود مدت کے لئے قبول کی جاتی ہیں۔ مدت کا تعین کھاتہ دار اور بینک کے مابین باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۔ مدت کے اختتام پر معاہدہ ختم ہو جاتا ہے لیکن منافع کی تقسیم مالی سال کے آخر میں کی جاتی ہے۔(۴)

(۱) [illegible]
(۲) ایضاً ص
(۳) شق ۱۳ (ب) قانون برائے اردنی اسلامی بینک ص
(۴) [illegible]

[illegible]

۶۔ غیر محدود مدتی اصل کاری کھاتے :

یہ کھاتے محدود مدت اصل کاری کھاتوں کے مقابلے میں یہ خصوصیت رکھتے ہیں کہ ان میں مدت کا تعین نہیں کیا جاتا۔ کھاتوں میں جمع رقم کی اصل کاری کے لئے اس وقت تک مسلسل تجدید ہوتی رہتی ہے جب تک کہ تین ماہ کے نوٹس کے ذریعہ ان کو منسوخ نہ کر دیا جائے۔ اس قسم کے کھاتوں میں جمع رقوم میں نہ تو اضافہ کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ان میں سے رقم نکالی جا سکتی ہے لیکن کھاتہ داروں کو ایک سے زیادہ کھاتے کھولنے کی اجازت ہوتی ہے۔ مالی سال کے ختم ہونے پر منافع کا حساب کتاب اور تقسیم عمل میں آتا ہے۔

۷۔ مخصوص اصل کاری کھاتے

چند اسلامی بینکوں نے اصل کاری کھاتوں کی بعض دوسری اسکیمیں وضع کرنے کی کوشش بھی کی ہیں جن میں مخصوص اصل کاری کھاتے Specified Investment Acc بھی آتے ہیں۔ ان میں کھاتہ دار بینک کو ایک مخصوص رقم کسی خاص تجارت یا کسی خاص مشروع میں اصل کاری کے لئے دیتے ہیں۔ اس صورت میں صرف اس مشروع سے حاصل شدہ منافع طے شدہ مشروط اور شرح کے مطابق بینک اور کھاتے دار کے درمیان تقسیم ہوگا اور اس کا بینک کے دوسرے اعمال کے نتائج سے کوئی علاقہ نہیں ہوگا۔

اس صورت میں بینک کھاتہ داروں کے وکیل کی حیثیت سے کام کرتا ہے اور اپنی خدمات کے لئے منافع کا ایک حصہ وصول کرتا ہے اس قسم کے اصل کاری کھاتے اردنی اسلامی بینک میں کھولے گئے ہیں۔

۸۔ ایران میں اصل کاری کھاتے

ایران میں اسلامی بینک کاری کا نظام ۱۹۸۴ء میں قائم کیا گیا۔ اس نظام کے تحت ایرانی بینکوں کو دو طرح کے اصل کاری کھاتے کھولنے کی اجازت دی

گئی ہے۔
(الف) کم مدتی اصل کاری کھاتے
(ب) طویل مدتی اصل کاری کھاتے

کم مدتی اصل کاری کھاتوں کے لیئے کم از کم مدت تین ماہ اور طویل مدتی کھاتوں کے لیئے ایک سال یا اس سے زیادہ رکھی گئی ہے۔ موجودہ طریق عمل کے مطابق ایرانی بینک کم مدتی اصل کاری جمع تین ماہ کے لیئے قبول کر سکتے ہیں اور بعد میں ان میں ایک ماہ کی توسیع کی جا سکتی ہے لیکن طویل مدتی جمع میں تین تین ماہ کی تجدید ہو سکتی ہے کم مدتی اصل کاری کھاتے کم از کم دو ہزار ایرانی ریال سے اور طویل مدتی اصل کاری کھاتے کم از کم پچاس ہزار ایرانی ریال سے کھولے جا سکتے ہیں۔ (۱) ایران میں اصل کاری کھاتے مندرجہ ذیل طریقوں سے کام کرتے ہیں۔

بینکوں کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ سرمایہ کاری اور اصل کاری کے لیئے اپنا سرمایہ اور اصل کاری کھاتوں میں جمع رقوم کو ملا سکیں، سرمایہ کاری کے اعمال سے حاصل ہونے والا منافع بینکوں اور کھاتہ داروں کے درمیان تقسیم ہو گا۔ کھاتہ داروں کو منافع کی تقسیم سے پہلے کل منافع میں سے درکار محفوظات (Required. reserve) کی رقم منہا کر لی جاتی ہے۔ بینک منافع کی شرح کا اعلان ہر چھ مہینے کی مدت پر طے کرتے ہیں اگر کھاتہ دار معینہ مدت سے پہلے رقم نکال لیتے ہیں یا وہ کم از کم متعینہ مقدار سے کم ہو جاتی ہے تو ان کو منافع میں کوئی حصہ نہیں دیا جاتا۔ (۲)

ایرانی بینکوں کو اس بات کی بھی اجازت ہے کہ وہ صرف کھاتہ داروں کی رقم کی اصل کاری کر سکیں، یعنی اس میں اپنا سرمایہ نہ ملائیں، ایسی صورت میں بینک، کھاتہ داروں کے وکیل کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور اپنے محنتانہ کے حقدار ہوتے ہیں۔ یہ ان پیشہ ورانہ خدمات کا معاوضہ ہے جو بینک اصل کاری کے میدان میں انجام دیتا ہے اصل کاری سے ہونے والا کل منافع کھاتہ داروں کے درمیان تقسیم کر دیا

(۱) Iran year Book 1988 P.253
(۲) ایضاً ص ۲۵۴

جاتا ہے۔ بینک کی فیس منافع کی رقم میں سے تقسیم سے پہلے ہی منہا کر لی جاتی ہے۔ مزید براں اس قسم کی جمع میں راس المال کو واپس کرنے کی گارنٹی دی جاتی ہے۔①

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ غیر ربوی بینک کاری قانون ۱۹۸۳ء کی شق ۴ کے مطابق تمام ایرانی بینک قرض حسن کھاتوں (یعنی جاری کھاتوں اور بچت کھاتوں) میں جمع رقوم کے راس المال کو بجنسہٖ واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ تاہم وہ اصل کاری کھاتوں میں جمع رقوم کے راس المال کا بیمہ کرا سکتے ہیں۔②

۹۔ پاکستان میں نفع نقصان شراکتی کھاتے

پاکستان میں تجارتی بینکوں نے عوام سے نفع نقصان میں شراکت کی بنیاد پر جمع قبول کرنا ۱۹۸۱ء میں شروع کیا جب اسلامی نظام بینک کاری کے قومیائے گئے بینکوں میں نافذ کیا گیا۔ ابتدائی مرحلوں میں پاکستانی تجارتی بینک شراکتی کھاتوں کے ساتھ ساتھ سودی کھاتے بھی کھولتے رہے۔ لیکن جولائی ۱۹۸۵ء میں تمام تجارتی بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ غیر ملکی کرنسی کے کھاتوں کے استثنار کے ساتھ کسی قسم کی سودی جمع قبول نہ کریں۔③ پاکستان کے اسلامی بنکاری نظام میں جمع کھاتوں کی امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(الف) جاری کھاتوں میں جمع قبول کرنے کا طریقہ وہی رکھا گیا ہے جو سودی نظام میں تھا۔ ان کھاتوں کی جمع پر کوئی سود یا منافع ادا نہیں کیا جاتا۔

(ب) جاری کھاتوں کے علاوہ دوسری جمع کو کئی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جیسے اطلاعی جمع، بچت جمع اور معین مدتی جمع۔ ۸۵ء سے اپنائے گئے اسلامی بینک کاری نظام کے تحت جمع صرف نفع نقصان میں شرکت کے اصول پر قبول کی جاتی ہے۔

---

① بینک مرکزی ایران۔ سالانہ رپورٹ ۱۹۸۴ ص۳ (انگریزی)

② ایران ایئربک ص۲۷۵ (انگریزی)

③ Nawazish Ali Zaidi : Eliminating Interest from Banks in Pakistan, 1987, Karachi, Royal Bank Co. P. 78.

(ج) اطلاعی جمع دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جن میں رقوم نکالنے کے لئے ۷ سے ۲۹ دن تک کی اطلاع دینا کافی ہو اور دوسری وہ جن کے لئے ایک ماہ یا زیادہ کی اطلاع درکار ہو۔ معین مدتی جمع ۷ قسموں کی ہے۔ یہ مدت ۳ ماہ سے لے کر ۵ برس یا اور زیادہ ہو سکتی ہے۔ بچت جمع بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جس میں چیک لکھنے کی سہولت دی جائے اور دوسری اس کے بغیر اس طرح ۱۱ قسم کے جمع کھاتے کھولے جاسکتے ہیں۔

(د) ۳۱ مارچ ۱۹۸۶ کو نفع نقصان شراکتی کھاتوں کا کل جمع کھاتوں میں تناسب ۶۵ فی صدی تھا۔

(ہ) تمام بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو جو نفع نقصان میں شراکت کی بنیاد پر جمع قبول کرنے کے مجاز ہیں ہدایت کردی گئی کہ وہ ششماہی پر مختلف جمع کھاتوں کے لئے منافع کی شرح کا اعلان کریں جس کے لئے پاکستان کے مرکزی بینک بینک دولت پاکستان (State Bank of Pakistan) سے پیشگی منظوری حاصل کی گئی ہو۔

(و) نفع نقصان میں شراکتی کھاتہ داروں کے درمیان نفع کی صرف وہ رقوم تقسیم کی جاتی ہیں جو بینکوں کے غیر سودی اعمال کے نتیجہ میں حاصل ہوئی ہوں۔

(ز) بینکوں کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سودی اور غیر سودی اعمال کے لئے الگ حساب کتاب (Accounts) رکھا کریں۔ انتظامی اخراجات اور غیر ادا شدہ قرضوں وغیرہ کے لئے مختص کی گئی رقم سودی اور غیر سودی آمدنی کے تناسب میں دونوں طرح کے اعمال میں سے منہا کرلی جاتی ہے۔

(ح) غیر سودی اعمال سے حاصل ہونے والی آمدنی، بینک دولت پاکستان کی ہدایت کے مطابق مختلف قسم کے کھاتوں میں تقسیم کردی جاتی ہے جس میں مختلف کھاتوں کو مختلف اہمیت دی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے فارمولا بینک دولت پاکستان وضع کرتا ہے۔